



## سوال

(293) نماز باجماعت کے احکام

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز باجماعت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز باجماعت، اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی اطاعت ہے، جو بہت عظیم الشان ہے، جس کی بے حد تاکید آئی ہے اور جو نہایت افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کرتے ہوئے حالت خوف میں بھی اس کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا بَأْسَلِحْتُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِزْبَهُمْ وَأَسَلِحْتُمْ وَذَٰلِكَ لَعَلَّ الْكَافِرِينَ كَفَرُوا  
لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسَلِحْتُمْ وَأَسَلِحْتُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَجَدَّ وَلَا يُجْنَحُ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذَىٰ مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسَلِحْتُمْ وَخُذُوا حِزْبَكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَعَدُّ الْكَافِرِينَ عَذَابًا مُبِينًا ۝۱۰۲ ...

سورة النساء

”اور (اے پیغمبر) جب تم ان (مجاہدین کے لشکر) میں ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے۔ جب وہ سجدہ کر چکیں تو پرے ہو جائیں، پھر دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی (ان کی جگہ) آئے اور ہوشیار اور مسلح ہو کر تمہارے ساتھ نماز ادا کر لے۔ کافر اس گھات میں ہیں کہ تم ڈر لپٹے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ کہ تم پر یہ جنگی حملہ کر دیں۔ اگر تم بارش کے سبب تکلیف میں ہو یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار رکھو مگر ہوشیار ضرور رہنا، بلاشبہ اللہ نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، مثلاً: آپ نے فرمایا:

«وَلَقَدْ بَشَّرْتُ أَنْ أَمُرَّ بِالصَّلَاةِ فَتُفْتَحَ ثُمَّ أَمُرَّ بِرَجُلٍ فَتُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْفُطِقَ مَعِيَ بِرَجُلٍ مَعْتَمِرٍ حُرْمٍ مِنْ حَطَبِ آلِي قَوْمٍ لَا يَشْبُدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ بِالنَّارِ» (صحیح البخاری، الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة، ج: ۶۳۳ و صحیح مسلم، المساجد، باب فضل صلاة الجماعة... ج: ۶۵۱ (۲۵۲) واللفظ له)

”میرا ارادہ ہے کہ میں نماز کا حکم دوں اور اقامت کہہ دی جائے، پھر میں کسی شخص کو حکم دے دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھانے اور پھر میں کچھ آدمیوں کو لے کر جن کے پاس ایندھن



کا گٹھا ہو، ایسے لوگوں کے پاس جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے کھروں کو آگ لگا دوں۔“

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عَذْرٍ» (سنن ابن ماجہ، المساجد، باب التعلیظ فی التحلف عن الجماعة، ح: ۹۳)

”جو شخص اذان سنے اور مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔“

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ناینا شخص سے فرمایا تھا، جس نے آپ سے گھر میں نماز ادا کرنے کے لیے رخصت طلب کی تھی :

«بَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟»

”کیا تم نماز کے لیے اذان کی آواز سنتے ہو؟“

اس نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ نے فرمایا :

«فَأَجِبْ» (صحیح مسلم، المساجد، باب يجب اتيان المسجد على من سمع النداء، ح: ۶۵۳)

”پس تم جواب دو۔“

یعنی نماز باجماعت ادا کرو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

«لَقَدْ رَأَيْتُنَا (يعني الصحابة مع رسول الله) وَنَايَحْتَلِفُ عَيْنًا - أَيْ عَنْ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ - إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، أَوْ مَرِيضٌ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتِي بِهِ نِيَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ»

(صحیح مسلم، المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن البدي، ح: ۶۵۳، ۲۶۷، ۲۵۶)

”میں نے (حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتے) دیکھا، نماز باجماعت ادا کرنے سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو

منافق ہوتا (اور اس کا نفاق ظاہر ہوتا) یا مریض ہوتا“ اور مریض آدمی کو دو آدمیوں کے درمیان گھسیٹ کر لایا جاتا اور صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔“

عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کہ نماز باجماعت واجب ہو کیونکہ امت اسلامیہ ایک ہی امت ہے اور کمال وحدت کے لیے ضروری ہے کہ یہ اپنی عبادت اجتماعی طور پر ادا کرے اور عبادت تو سب سے عظیم الشان، اور سب سے افضل نیز سب سے زیادہ اہم عبادت نماز ہی ہے، اس لئے امت اسلامیہ کے لیے واجب ہے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرے۔ اس بات پر تو علماء کا اتفاق ہے کہ نماز سب سے اہم اور عظیم الشان عبادت ہے لیکن اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کیا اسے باجماعت ادا کرنا صحت نماز کے لیے شرط ہے؟ یا اس کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے، البتہ جماعت کے بغیر ادا کرنے والا گناہ گار ہوگا؟ اسی طرح اس مسئلہ میں کچھ اور اختلافات بھی ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنا واجب تو ہے مگر یہ صحت نماز کے لیے شرط نہیں، البتہ تارک جماعت گناہ گار ضرور ہوگا الا یہ کہ اس کے پاس کوئی شرعی عذر ہو۔ نماز کی صحت کے لیے جماعت کے شرط نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کو انفرادی نماز سے افضل قرار دیا ہے اور نماز باجماعت کو افضل قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ انفرادی طور پر نماز ادا کرنا بھی صحیح ہے۔ بہر حال ہر عاقل اور بالغ مرد مسلمان پر واجب ہے کہ سفر میں ہو یا حضر میں نماز باجماعت کا اہتمام کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



## فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 306

محدث فتویٰ